بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | پیر ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۳ صلح ۱۳۶۱ ہش ، ۳ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کو اسلامی پردہ کی پابندی کرنے سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی شدید تنبیہ

چادر کا پردہ اسلامی پردہ قرار نہیں دیا جا سکتا اس سلسلے کو ختم کرنا ہوگا

احمدی خواتین کو جذبۂ قربانی اور اطاعتِ امام سے کام لیکر حقیقی اسلامی پردہ اختیار کرنا چاہیئے

اگر کوئی احمدی عورت اسلامی پردہ کے معیار پر پوری نہ اتری تو اس کے خلاف سخت ترین کارروائی بھی کی جائے گی

اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافت کیلئے ہمیشہ غیرت کا اظہار کیا ہے اور اب بھی وہ میرے ساتھ ایسا ہی کرے گا

جلسہ سالانہ خواتین سے ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پُر اثر و یادگار تاریخی و جلالی خطاب

ربوہ: ۲۷ فتح / دسمبر: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین کو پردے کی پابندی کرنے کے بارے میں سختی سے تنبیہ فرمایا ہے اور واضح طور پر بتایا ہے کہ چادر کا جو پردہ ہمارے ملک میں برقعہ کی بجائے کیا جا رہا ہے یہ کسی صورت میں اسلامی پردہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا احمدی عورتوں کو جذبہ قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی اور خدا تعالیٰ جو ہمیشہ نظام خلافت کے لیے غیرت رکھتا ہے اس کی تائید فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جلالی اور زبردست اعلان خواتین کے جلسہ سالانہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو دن کے گیارہ بجے کے قریب خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجے تشریف لائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور نے امتحانوں میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات کو تمغہ جات عطا فرمائے اور اس ضمن میں ایک طالبہ مکرمہ امۃ المجیب سلمہا کا خصوصی ذکر فرمایا جنہوں نے آکسفورڈ میں برقعہ پہن کر تعلیم حاصل کی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ حضور کا خطاب گیارہ بجکر ۲۳ منٹ پر شروع ہوا اور بارہ بجکر اٹھارہ منٹ تک جاری رہا اس طرح سے حضور نے ۵۵ منٹ خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیات ۳۱-۳۲ تلاوت کیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کی عورتوں کے لیے پردہ کے احکامات کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ آیات اس لیے تلاوت کی ہیں کہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ اسلام پر جو بلائیں ٹوٹ رہی ہیں ان میں ایک بڑی بلا بے پردگی کی بھی ہے اور یہ مختلف شکلوں میں مسلمانوں پر ٹوٹ رہی ہے۔ اکثر ممالک میں مسلمان عورت پردے سے محروم ہو رہی ہے اور بعض ممالک میں چند دن ہوئے یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ پردہ نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں بلکہ حرام ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان ممالک کی حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اس سلسلے میں میں نے احمدی عورتوں کے بارے میں جائزہ لیا تو میں نے بڑی حسرت اور دکھ سے یہ دیکھا کہ خود بعض احمدی خواتین اس میدان میں بے پردہ عورتوں کے ساتھ ہیں۔ حضور نے فرمایا اس لیے میں نے محسوس کیا کہ شہروں قصبوں میں اور ہر جگہ پردہ کے بارے میں شدت سے احمدی مستورات میں جہاد کا اعلان کروں حضور نے احمدی خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو دنیا میں پھر اور کونسی عورت ہوگی جو اسلامی پردے کا حق ادا کرے گی۔

حضور نے فرمایا اس بارے میں مختلف بہانے اور عذر گھڑے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ چادر کا بہانہ ہے۔ یہ ایک سانحہ ہے کہ یہ چادر پردے کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا چادر کا پردہ بھی ہو سکتا ہے لیکن ان حالات کی وضاحت ضروری ہے کہ کن حالات میں یہ پردہ، پردہ رہتا ہے حضور نے فرمایا اس ضمن میں قرآن و حدیث اور بزرگان امت کے اقوال پر تفصیلی غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اسلام مختلف حالتوں کے پیش نظر اور مختلف ضروریات کے پیش نظر مختلف قسم کے پردہ کی توقع کرتا ہے۔

حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ دیہات میں چادر کا پردہ گھونگھٹ نکال کر کیا جاتا ہے اس میں حیا ہے یہ پردہ کوئی استثناء نہیں ہے یہ اسلام کے بنیادی تخیل کا حصہ ہے۔ ایک وہ پردہ ہے کہ چہرہ کو دائیں بائیں سے، ٹھوڑی تک اور ماتھے کو بھی ڈھانک کر پردہ کیا جاتا ہے کہ جس سے کوئی ایسا اظہار نہ ہو کہ لوگوں کو انگیخت ہو۔ یہ استثناء نہیں یہ قانونِ اسلامی کے اندر داخل ہے۔ یورپ کی سوسائٹی میں اگر عورت اس قسم کا پردہ کرے تو غلط نہیں۔

حضور نے فرمایا چہرے کا پردہ اسلامی پردے کی بنیادوں میں داخل ہے۔ مگر کس سوسائٹی کے لئے؟ ہمارے ملک کی سوسائٹی کا جو حصہ متمول حصہ کہلاتا ہے جسے عام اصطلاح میں ایڈوانسڈ سوسائٹی کہا جاتا ہے جن کو آرام و آسائش کے بہت سے سامان میسر ہیں۔ یہ وہ سوسائٹی ہے جس کے متعلق حکم ہے کہ چہرہ کو ڈھانپیں اور سنگھار کر کے باہر نہ نکلیں۔ اور پورے چہرے کا پردہ کریں۔ حضور نے فرمایا برقعہ بھی پردہ ہے۔ لیکن خلفاء کا یہ فرض ہے کہ حالات کے مطابق انتظامی فیصلے کریں۔ اگر برقعے کی جگہ چادر کو اختیار کرتے

(باقی صفحہ پر)

بیوت الحمد منصوبہ میں ایک لاکھ روپے نقد ادا کرنیوالے

— خوش نصیب افراد اور خاندان —

مندرجہ ذیل احباب نے حضور ایدہ اللہ کی جاری کردہ سکیم بیوت الحمد میں ایک لاکھ روپے نقد ادا کرنیکی توفیق پائی ہے۔

۱- مکرم شیخ مجید احمد صاحب کراچی + ۲- مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب انگلستان

۳- افراد خاندان شیخ محمد دین صاحب مرحوم و سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد دین صاحب مرحوم اور تمام اولاد کی طرف سے۔ جنکے بڑے صاحبزادے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت ان کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان، خلوص اور قوتِ عمل میں برکت دے۔ اس قربانی کو قبول فرمائے اور بہترین جزا کے طور پر اپنی محبت ان کو عطا کرے آمین۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے جیسی ہے

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد دہلوی، مدیر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

۳ صلح ۱۳۶۲ ہش

خلافتِ رابعہ کے مقدس و بابرکت دور کا پہلا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے درخشندہ نشانوں کا مہتم بالشان ظہور

جماعت احمدیہ کا ۹۰ واں جلسہ سالانہ ہمارے لئے ازدیادِ ایمان اور روحوں کی بالیدگی کے سامان مہیا کر کے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یوں تو خدائی بشارتوں کے تحت ہمارا ہر جلسہ سالانہ ہی خاص شان کا حامل ہوتا ہے اور بفضل اللہ خود اپنی ذات میں ایک مہتم بالشان آسمانی نشان ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد نئے نشانوں کو ظہور میں لانے کا موجب بنتا ہے لیکن ہمارا ۹۰ واں جلسہ سالانہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہوا، خلافتِ رابعہ کے نئے مقدس و مبارک دور کا پہلا جلسہ سالانہ ہونے کے باعث خاص الخاص شان اور غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صداقت کے کئی مہتم بالشان نشانوں کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب ہوا۔

چونکہ یہ جلسہ اس حال میں منعقد ہو رہا تھا کہ اس سے چند ماہ پیشتر ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے بموجب خلافتِ رابعہ کا قیام عمل میں لا کر جماعت کو اپنے ایک عظیم الشان فضل سے نوازا تھا اس لئے ضروری تھا کہ احبابِ جماعت اس فضلِ عظیم اور احسانِ عظیم پر شکرگزاری کے جذبہ کے تحت دیوانہ وار کھنچے چلے آتے اور آتے بھی پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے خلافتِ رابعہ کے قیام کے ساتھ ہی جماعت کو ایک اور عظیم الشان فضل سے بھی نوازا تھا اور وہ یہ کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سپین میں قرطبہ کے قریب ساڑھے سات سو سال کے بعد تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان فضل و احسان پر شکرگزاری کا بھی تقاضا یہی تھا کہ احبابِ جماعت اس تاریخی جلسہ پر سفر کی نت نئی مشکلات اور راہ میں پیش آنے والی صعوبتوں کو خاطر میں نہ لا کر پروانہ وار دوڑے چلے آتے اور بلحاظ تعداد شرکت کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھاتے۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کے وفا شعار اور فداکار افراد نے سفر کی تمام تر مشکلات اور صعوبتوں کے باوجود ملک کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں تک سے پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں ربوہ پہنچ کر اور عجیب والہانہ انداز میں جلسہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر ثابت کر دکھایا کہ وہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۝ (لقمان آیت ۳۲) کی رو سے کمال درجہ ہمت اور استقلال سے کام لینے والے نیز اللہ تعالیٰ کے بے حد شکرگزار بندے ہیں اور لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے اس زمانہ میں حقیقی مصداق ہیں۔ جبھی تو امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کی تعداد سوا دو لاکھ کے قریب جا پہنچی۔ اس تعداد میں مرد، مستورات، نوجوان، بوڑھے، بچے، جماعتی نظام کے تحت لنگروں سے استفادہ کرنے والے، خورد و نوش کا اپنے طور پر انتظام کرنے والے، جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرنے والے، اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور دوستوں کے ہاں قیام کرنے والے، سرگودھا، فیصل آباد اور آس پاس کے علاقوں میں اپنی موٹروں وغیرہ میں روز کے روز آنے والے سبھی شامل ہیں۔

پھر ان احباب نے جلسہ سالانہ کے تین دن بڑے ذوق و شوق سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف خطابات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہنے، مسجد مبارک اور ربوہ کی تمام دوسری مساجد میں باجماعت نمازیں اور باجماعت نمازِ تہجد ادا کرنے میں بسر کئے وہ بجائے خود اپنی ذات میں ایک مہتم بالشان نشان ہے!

م فرض نمازوں اور نمازِ تہجد کے دوران ربوہ کی مساجد سراپا سوز و گداز نمازیوں سے چھلک چھلک پڑتی تھیں۔ ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں جلسہ گاہ اور اس سے ملحقہ کھلے قطعات میں ادا کی جاتی تھیں۔ فجر، مغرب و عشاء اور آخر شب نمازِ تہجد کے وقت مساجد اس طرح پُر ہو جاتیں کہ ان میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی۔ اور بہت سے احباب کو انتہائی شدید سردی کے باوجود مساجد کے صحنوں میں کھلے آسمان کے نیچے نمازیں ادا کرنی پڑتیں۔ محبتِ الٰہی کی تپش انہیں سردی کا احساس نہ ہونے دیتی اور وہ مساجد کے صحنوں کے یخ بستہ فرشوں پر اپنے ربِ کریم کے حضور سجدہ ریز ہو کر کمال

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نامِ نامی تمہارا لب پر درود تم پر سلام تم پر
اِدھر بھی ہو اِک نگاہ سرور۔ درود تم پر سلام تم پر

تمہی ہو شمعِ حریمِ داور۔ درود تم پر سلام تم پر
ہیں تم سے دونوں جہاں منوّر۔ درود تم پر سلام تم پر

چمن چمن تذکرہ تمہارا۔ یہ کہکشاں راستہ تمہارا
تمہاری خوشبو گلوں کے اندر۔ درود تم پر سلام تم پر

دہن ہے سرچشمۂ صداقت۔ زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موجِ کوثر۔ درود تم پر سلام تم پر

تمہارے نقشِ قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوقِ آسماں پر۔ درود تم پر سلام تم پر

رہِ وفا سے ہٹائے گا کیا۔ زمانہ اس کو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر۔ درود تم پر سلام تم پر

ہم اور اب کس کے در پہ جائیں۔ کسے غمِ زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بیکسوں کے یاور۔ درود تم پر سلام تم پر

کبھی تو آئے گا وہ زمانہ۔ کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا روضہ پہ سر جھکا کر۔ درود تم پر سلام تم پر

شبِ اَلَم رُوکشِ سحر ہو کرم کی آقا بس اک نظر ہو
بلا لو ثاقب کو اپنے در پر۔ درود تم پر سلام تم پر

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء اجلاس اوّل ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصوّر

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
تجھے پایا، ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے، اک بُت بنایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وُہی آرامِ جاں، اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں، ربُّ البرایا

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مبلغ))

قرآن کے تین لفظوں سے مذاہبِ عالم کا مقابلہ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل فرمایا کرتے تھے کہ

"بعض وقت میں نے قرآن کے تین تین لفظوں کو علیحدہ چھانٹ کر دیکھا ہے کہ انہیں تین الفاظ سے میں دنیا کے تمام مذاہب کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔" (اخبار بدر قادیان ۴ مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۷ کالم ۲ (تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۵۹۷)

میں سمجھتا ہوں کہ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کے تین الفاظ کو بھی یقیناً یہ خصوصیت حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء کو سورۂ حشر کی اس آیت کا درس دیتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ ایک ایسی آیت ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی مذہب اپنی کتاب سے پیش نہیں کر سکتا۔ سب مذاہب نے کسی نہ کسی کمزوری کو خدا کی طرف منسوب کیا ہے اس لیے ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کو ہر طرح سے پاک مانا ہے عیسائی کہتے ہیں کہ ہم رحم کر سکتے ہیں لیکن خدا کسی پر رحم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کو لوگوں کے گناہوں کے بدلے ہلاک کیا۔ آریہ کہتے ہیں کہ ہم خود بخود ہیں۔ خدا مادہ اور روح کا خالق نہیں۔ اس طرح گویا وہ خدا تعالیٰ کو (۱) ظالم کہتے ہیں کہ زبردستی ان پر حکومت کر رہا ہے (۲) خدا کو ظالم ٹھہراتے ہیں کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا اور نجات نہیں دے سکتا اگر لوگ نجات حاصل بھی کر لیں تو بھی ضرور ایک آدھ گناہ رکھ ہی لیتا ہے اور دوسری جون میں بھیج دیتا ہے۔

اگر ایسا نہ کرے تو وہ بیکار بیٹھا ہے سناتنی بیچارے خود پتھر بنوا کر ان کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ بنارس میں بُت بنے دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ ان بتوں کی نسبت تو یہ بُت گر زیادہ قابلِ تعظیم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ تو پتھروں کے "خدا" بناتے ہیں۔"

(حقائق القرآن تفسیر مصلح موعود پارہ عمّ ۲۸ نوشتہ منشی غلام نبی صاحب صفحہ ۱۲)

اسلام میں صفات الٰہیہ کا انقلاب آفریں تصوّر

دیگر مذاہبِ عالم کے برعکس اسلام نے خدا تعالیٰ کی صفات کا ایسا حسین، دلکش اور انقلاب آفریں تصوّر پیش کیا ہے کہ انسان وجد میں آکر اور بے تاب ہو کر آستانۂ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے اور اپنے گناہوں اور تقصیروں کی معافی کا خواستگار ہونے کے بعد صرف ایک ہی التجا کرتا ہے اور وہ یہ کہ تو میرا ہو جائے اور میں تیرا ہو جاؤں۔ جیسا کہ حضرت اقدس اپنی ایک مناجات میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کرتے ہیں:۔

اے خداوندِ من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن ز گناہ پنہانم
دل ستانی و دلبری کن
بر نگاہے گرہ کشائی کن
درد و غمِ عالم مرا عزیز توئی
آنچہ می خواہم از تو نیز توئی

(درثمین فارسی مترجم صفحہ ۱۴ طبع جلد دوم)

اے میرے خداوند، میرے گناہ بخش دے اور اپنی درگاہ کی طرف مجھے رستہ دکھا، میری جان اور میرے دل میں روشنی دے اور مجھے میرے مخفی گناہوں سے پاک کر۔ دلستانی کر اور دلربائی دکھا اور اپنی ایک نظرِ کرم سے میری مشکل کشائی فرما۔ دونوں عالم میں تو ہی میرا پیارا ہے اور جو چیز میں تجھ سے چاہتا ہوں۔ وہ بھی تو ہی ہے۔

صفات الٰہیہ کے عرفان کا تفاوت

اسلام کا حکم ہے کہ لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا (اعراف: ۱۸۱) اللہ کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔ پس تم ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کیا کرو۔ کسی شخص کو جس قدر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے بھری ہوئی صفات کا عرفان ہوتا ہے اسی قدر محبتِ الٰہی کی مقناطیسی کشش اسے فیضان عطا کرتی ہے حضرت مولانا روم نے اپنی مثنوی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کے ایک گڈریا کی حکایت لکھی ہے کہ وہ ہر راہ یہ مناجات کر رہا تھا کہ اے خدا تو کہاں ہے کہ میں تیرا خادم ہو جاؤں۔ تیری جوتی سیا کروں تیرے سر میں کنگھی کیا کروں۔ تیرے کپڑے سیوں اور تیری جوئیں نکالوں۔

(مثنوی مولانا روم دفتر سوم)

دورِ موسوی کے اس طالبِ حق کی مناجات کے بعد اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور ربّ العزت کے عاشقِ صادق حضرت اقدس کے دعائیہ اشعار سنئے:۔

آپ اللہ جلشانہٗ کے حضور عرض کرتے ہیں:۔

تیرے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیسا راز ہے کس کو سناؤں
کہاں ہم اور کہاں دنیائے ماؤمی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ایک اور دعائیہ نظم کے چند پُر معارف اشعار ملاحظہ ہوں۔

اے خدا ہو تیری لا میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
جس کو تو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار
فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

وجودِ باری کی نسبت پُرشوکت اعلان

جنابِ الٰہی کی آسمانی عنایات و برکات جب بارش کی طرح حضرت اقدس پر نازل ہوئیں تو آپ نے پوری قوت و شوکت سے دنیا بھر میں اعلان فرمایا کہ:۔

"میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اسقدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیسا ہے؟ سچا خدا۔"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۴)

نیز فرمایا:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۹ حاشیہ)

صفاتِ الٰہیہ کی تفاصیل اسلامی نقطۂ نگاہ سے

جہاں تک صفاتِ الٰہیہ کی تفصیلات کے بیان کا تعلق ہے۔ اسلام کو دوسرے مذاہب پر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبردست امتیازی فوقیت حاصل ہے۔ اسلام جہاں اللہ تعالیٰ کو ایک کامل ہستی بیان فرماتا ہے جس میں سب خوبیاں جمع ہیں وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بھی ایک مکمل نقشہ پیش کیا ہے اور اس نے انسان سے تعلق رکھنے والی تمام خدائی صفات کا تذکرہ اس شانِ جامعیت اور ایسے سدرح پرور انداز میں فرمایا ہے کہ گویا خدائے عزوجل کے آسمانی محکمہ (DIVINE DEPARTMENT) کا ہو بہو فوٹو کھینچ دیا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اسلام بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم میں جلوہ گری کرتی ہیں۔ ان کا ایک جلوہ تو صفاتِ تنزیہی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے جو اس کو ان تمام قسم کی کثافتوں سے جو مادیات میں پائی جاتی ہیں اور مخلوقات میں دکھائی دیتی ہیں۔ منزہ اور پاک ٹھہراتا ہے اور ایک جلوہ صفاتِ تشبیہی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق کی صفات سے مشابہ نظر آتی ہیں۔ صفاتِ تنزیہی میں سے مثلاً **احد** ہے یعنی اپنی ذات میں اکیلا اور منفرد۔ **الصمد** ہے یعنی ایسی ہستی جس کے سب محتاج ہیں مگر وہ کسی کا محتاج نہیں۔ **القیوم** ہے یعنی اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا۔ بعض تشبیہی صفات یہ ہیں۔ **السمیع**، ہر آواز سننے والا، **البصیر** ہر چیز دیکھنے والا۔ **الحلیم** تحمل والا۔ **المتکلم**۔ کلام کرنے والا۔ **المومن** امن دینے والا۔ **المصور**۔ صورت گر۔ قرآن مجید تشبیہی صفات بیان کرتے ہوئے یہ اصل بیان کرتا ہے کہ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔

(انعام : ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات دونوں میں اس کا کوئی شریک نہیں اور جس طرح اس مادی عالم کے تمام نظامِ شمسی کا ایک مرکز فرض کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا کا مرکز محیط اللہ تعالیٰ ہے کوئی چیز ایسی نہیں جو اس مرکز کے تصرف اور اختیار اور قبضہ سے باہر ہو۔ وہ ہستی آپ ہی آپ موجود ہے اور وہ ہر اعتبار سے ایک منفرد اور بے مثال ہستی ہے اور اگو دوسری چیزوں کی صفات اور اس کی بعض صفات میں ظاہری مشابہت نظر آتی ہے مگر جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے "دیباچہ تفسیر القرآن" صفحہ ۴۶۴ ۴۶۷ میں ثابت کیا ہے یہ مشابہت صرف لفظی اور ظاہری ہے۔ حقیقتاً خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مشابہت نہیں۔

خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات

دنیا کا ایک کثیر طبقہ خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات کو نہ سمجھنے کے باعث ہمیشہ ٹھوکریں کھاتا رہا ہے۔ حضرت اقدس کی عارفانہ تحقیق اس سلسلہ میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے فرماتے ہیں:۔

"ان اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل میں بن گیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرامِ فلکی وعناصرِ ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے۔ یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے اور یہ سب ابتداء میں اسی کے کلمے تھے۔ جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔ نادان سوال کرے گا کہ خدا کے کلمے کیونکر مجسم ہوئے۔ کیا خدا اُن کے علیحدہ ہونے سے کم ہو گیا مگر اس کو سوچنا چاہیئے کہ آفتاب سے جو ایک آتشی شیشی آگ حاصل کرتی ہے۔ وہ آگ آفتاب میں کچھ کم نہیں کرتی۔ ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیر سے پھلوں میں فربہی آتی ہے۔ وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید اور تمام روحانی امور کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۶۰)

(باقی)

بقیہ:۔ خواتین سے خطاب

سے اسلامی پردہ کو نقصان نہیں پہنچتا تو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اگر چادر اختیار کرنے سے یہ خطرہ ہو کہ پردہ ہی اٹھ جائیگا تو پھر یہ کسی صورت میں درست نہیں اور اگر ایسی صورت حال میں خلیفۂ وقت قدم نہیں اٹھائیگا تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔ ہم نے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود میں حضرت اماں جان اور آپ کی اولاد حضرت مصلح موعود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب وغیرہ کی اولادوں کو دیکھا ہے۔ جو برقعہ پہنتی تھیں مگر اس کے باوجود ان کو دنیا کے کاموں میں حصہ لینے سے کسی نے نہیں روکا۔ انہوں نے تعلیم بھی حاصل کی تفریح کی۔ لیکن اس دور میں عورتیں چادر کا پردہ کریں کہ انہوں کے سامنے پردہ ہو اور دوسروں کے سامنے چادر کندھوں پر آجائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اسلامی پردہ ہے۔ حضور نے سخت لہجہ میں فرمایا تقویٰ سے کام لینا چاہیئے۔ میں اس مقام پر فائز ہوں کہ آپ کی نگرانی کروں۔ میں خوب کھول کر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ لاکھ بہانے تم تراشو میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ چادر کا جو پردہ آج کیا جاتا ہے وہ اسلام کا پردہ ہے۔ اسلامی قدریں توڑی جا رہی ہیں لیکن یہ پرواہ نہیں کی جا رہی کہ آئندہ نسلوں کا حال کیا ہوگا۔ آپ کی آنے والی نسل ناح گانوں میں مبتلا ہو جائے گی۔ بے حیائی ایسی ہوگی کہ آپ آج اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

حضور نے فرمایا ایک اور پردہ اہل بیت کا پردہ ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ جہاں تک ہو سکے گھروں کے اندر ٹھہری رہو اور جب نکلو تو پوری طرح اپنے کو ڈھانپ کر۔

حضور نے فرمایا یہ تینوں قسم کے پردے اسلامی پردے ہیں اور مختلف حالات میں نافذ ہوتے ہیں۔ لیکن جماعت کی خواتین کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جس کو چاہیں اختیار کریں اور اسلامی پردے کو توڑتی پھریں۔

حضور نے پردے کے ضمن میں اس سال عائد کی جانے والی ایک پابندی کا ذکر کیا کہ امسال سٹیج کے ٹکٹ صرف ان عورتوں کو دیئے گئے جو اسلامی پردہ کرتی تھیں۔ حضور نے فرمایا سٹیج پر بیٹھنا صرف اعلیٰ ماڈرن سوسائٹی کا حق نہیں۔ اس کا معیار تقویٰ ہے۔ یہ قربانی کرنے والوں کا حق ہے۔ حضور نے فرمایا اس سلسلے میں جہاں جہاں چادر کا پردہ سختی سے رائج ہے ان کو اجازت ہے لیکن یہ فیصلہ جماعت کا نظام کرے گا۔ تاہم پردہ کرنے کے لئے برقعہ چادر کی نسبت آسان ہے۔

پردے کے بارے میں جو سختی کا طرزِ عمل اختیار کیا گیا ہے حضور نے اس تعلق میں تعریف کے طور پر فرمایا۔ ہماری باجی جان ہیں یہ شروع سے پردے میں سختی کی طرف مائل رہی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ساری عمر حضرت مصلح موعود کو دیکھا اور ان کے ارشادات پر عمل کرتی رہیں۔ ان کی باتیں سن کر اور طرزِ عمل دیکھ کر بعض لوگ ان کو اگلے وقتوں کے لوگ کہا کرتے ہیں۔ بعض انہیں پاگل کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں تو ان اگلے وقتوں کو جانتا ہوں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہے۔ انہوں نے جب سٹیج کی ٹکٹوں کے معاملے میں سختی کی تو ان کو بعض خواتین نے بڑی باتیں سنائیں۔ جس سے یہ غمگین ہوئیں تو میں نے کہا آپ کیوں غمگین ہوتی ہیں۔ آپ اپنے غم میرے اوپر ڈال دیں میں یہ سب غم برداشت کروں گا۔ آپ بے خوف ہو کر ان احکامات کی تعمیل کریں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔ میں اس کا غلام ہوں جس نے اسلام کا آغاز کیا اور اس پردے کو نافذ کیا۔ لیکن میں کیا اور میری مثال کیا میں غلاموں کا غلام گنہگار اور کمزور ہوں میں نہیں جانتا کہ میں اس منصب پر کیوں فائز کیا گیا ہوں۔ میں جیسا بھی ہوں کمزور ہوں یا جو کچھ ہوں میں بہرحال اس منصب کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کروں گا میں مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جواب طلبی سے خوف کھاتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں ایک اہم بات یہ بیان کی کہ مختلف احکامات کے نفاذ کے پیچھے مختلف نیتیں منسوب کر دی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے وقت مالِ غنیمت مہاجروں میں تقسیم کر دیا اور انصار خالی ہاتھ رہ گئے تو اپنی نیت کی وضاحت اس طرح کی کہ میں وطن میں نہیں ٹھہروں گا میں انصار بھائیوں میں واپس چلا جاؤں گا۔

حضور نے اس مثال کے بیان کے بعد فرمایا ایک بچی کے والد نے خط لکھا جس میں یہ الزام لگایا گیا کہ میں اس ضمن میں ناانصافی کر رہا ہوں۔ پہلے خیال آیا کہ میں جواب دوں۔ پھر سوچا کہ جب خلیفہ وقت کے خلاف کوئی ہوتا ہے تو معاملہ آسمان والے کے پاس جا پہنچتا ہے۔ اس لئے میں بھی اب یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس اس کا فیصلہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا میں یہ سختیاں کیوں کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ مجھے نظر آرہا ہے کہ ہماری نسلیں انتہائی خطرناک دور میں داخل ہو گئی ہیں ایسے خطرناک دور میں کہ اگر ان کی اصلاح نہ کی گئی تو ان کی آنیوالی نسلیں اسلام سے اتنی دور جا پڑیں گی کہ موجودہ نسلیں حسرت سے ان کو دیکھیں گی اور کوشش کے باوجود ان کو واپس نہ لا سکیں گی۔ حضور نے فرمایا یہ ساری کوششیں اسلامی معاشرے کو پاک کرنے کیلئے کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی یہ آیات مجھے مجبور کر رہی ہیں۔ ایسے حالات میرے سامنے ہیں خصوصاً باہر کی دنیا کے کہ پاکستان کی عورتوں نے بھی ان سے متاثر ہو کر بے پردگی شروع کر دی ہے۔ پھر ناسور کی طرح دکھ دینے والا یہ واقعہ بھی ہوا کہ ایک احمدی بچی عیسائیت میں داخل ہو گئی۔ اس واقعہ سے میرا دل بے چین اور بے قرار ہے۔

حضور نے فرمایا بعض اوقات جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑنی پڑتی ہیں۔ ضرورتیں اب ایسی پیش آنیوالی ہیں کہ آپ کو اس سے بھی بہت زیادہ کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ بعض احکام کا تعلق تو مذہب سے بھی نہیں ہوتا پھر بھی امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدی عورتوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اس ضمن میں حضور نے قیامِ پاکستان سے قبل مسلم لیگ کی حمایت کے ضمن میں حضرت مصلح موعود کے حکم کا حوالہ دیا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ ہر قیمت پر مسلم لیگ کی حمایت کرنی ہے اگر حمایت نہ کی تو پاکستان نہیں بنے گا۔ چنانچہ ووٹنگ کے روز ایک عورت نے اصرار کیا کہ وہ ووٹ دینے جائے گی۔ اس کی حالت یہ تھی کہ چند دن پہلے اس کے بچہ ہوا تھا اس لئے گھر والوں نے کہا کہ وہ نہ جائے مگر اس نے سخت اصرار کیا گھر والوں نے اسے گھر کے اندر تالا لگا کر بند کر دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر والے چلے گئے تو اس عورت نے شور مچا کر ہمسایوں کے ذریعے تالا تڑوایا اور ووٹ ڈالنے گئی۔ ووٹ ڈال کر جب سب لوگ واپس آ رہے تھے تو انہوں نے ایک جھاڑی کے پاس خون بہتا ہوا دیکھا۔ قریب گئے تو دیکھا کہ وہ عورت بے ہوش پڑی ہے جو محض امام وقت کی اطاعت کی خاطر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ووٹ ڈالنے گئی تھی اور وہاں پر اس کی حالت سخت خراب ہو گئی کہ اس کو چارپائی پر ڈال کر گھر لائے۔

حضور نے ایک قربانی کا اور نہایت دلگداز واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے ملک کی حفاظت کے لئے احمدیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کی۔ ایک بیوہ عورت کا اکیلا بیٹا تھا۔ اس نے جب خود کو نہ پیش کیا تو اس کی ماں نے اسے للکارا کہ تو کیوں نہیں بولتا؟ کیا تیرے کان میں خلیفۂ وقت کی آواز نہیں آئی؟ اس پر اس بیٹے نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود اس واقعے سے اتنے متاثر ہوئے کہ آپ نے رو رو کر اپنے مولا کے حضور دعا کی کہ اے مولا اس بیوہ کا ایک ہی بیٹا ہے اور یہ بچہ پیدا کرنے کی عمر سے بھی گزر چکی ہے اگر تو نے قربانی لینی ہے تو میں منت کرتا ہوں کہ اس بیوہ کے بچے کی قربانی نہ لینا اور اس کی بجائے میں اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرتا ہوں۔ اس کی قربانی لے لے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ہلا دینے والا یہ واقعہ نہایت پُر اثر انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے قربانی! اگر احمدی بیٹیاں ان سختیوں کی وجہ سے پیٹھ دکھا جائیں گی تو میری غیرت یہ بتاتی ہے کہ خدا کو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک جائے گی تو سینکڑوں خدا اور دے دے گا جو زیادہ قانتات حافظات اور خدا اور اس کے دین کی زیادہ مخلص ہوں گی۔

حضور نے فرمایا اگر خدانخواستہ ایسا کرنا پڑا کہ کسی احمدی عورت کو اس وجہ سے جماعت سے نکال پڑا۔ تو میرے دل کے غم تو اپنی جگہ رہیں گے۔ کہ خلیفۂ وقت کو اس سے تکلیف نہیں ہوگی۔ مومنوں کی جماعت تو ایک بدن کی طرح ہوتی ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف دی جائے تو سارا بدن اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و گریہ زاری کرتا ہے کہ اے اللہ ایسی صورت حال سے بچا۔ ایسا دن نہ دکھا کہ میرے ہاتھ سے کوئی احمدی ضائع ہو لیکن اگر ایسا ہونا ہی ہے تو پھر اس کے لئے اپنے دل کے دکھوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

حضور نے نہایت بلند آواز میں جلال سے فرمایا میں اس منصب پر فائز ہوں جس کے لئے خدا تعالیٰ ہمیشہ غیرت دکھاتا رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا رہے گا۔ ایک دن بھی خلافت پر ایسا نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ساتھ نہ رہی ہو۔ حضور نے فرمایا میں عاجز حقیر اور ذلیل ہوں مگر منصب خلافت پر فائز ہوں۔ اگر آپ عہد بیعت میں سچے ہونگے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ کی مدد کریں گے۔ آپ یہ ضرور سوچیں کہ خدا تعالیٰ کے کن بندوں کی آپ اولادیں ہیں۔ آپ کو کن عظیم قدروں کی پاسبانی کا فرض سونپا گیا ہے۔

حضور نے اسلام کے دورِ اوّل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امہات المومنین نے پردے میں رہ کر بھی عظیم خدمات سرانجام دیں۔ حضور نے حضرت خولہ کی بہادری دلیری اور شجاعت کا واقعہ بھی بطور مثال بیان فرمایا۔ جو کہ میدانِ جنگ میں زبردست داد شجاعت دے رہی تھیں۔ جب حضرت خالد بن ولید نے کہا۔ جوان اپنے چہرے سے پردہ اتار تو اس نے بتایا کہ میں مرد نہیں ہوں اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتی۔

حضور نے فرمایا یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ برقعے میں گرمی زیادہ لگتی ہے۔ مگر ابتدائے اسلام کی عورتوں نے تو سخت اور شدید گرمی میں سخت ترین مظالم بھی اللہ کی خاطر ہنس کر برداشت کئے۔ حضور نے فرمایا یہ تو کچھ بھی نہیں اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اسلام کے قافلہ کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ آپ لوگ دعاؤں سے کام لیں اور استغفار کریں۔

حضور نے آخر میں اس لڑکی کا ذکر کیا جس نے حضور کی ایک عزیزہ کو کہا تھا کہ حضور پردے کی سختی کی یہ بات جو چلا رہے ہیں۔ یہ بات نہیں چلے گی اور یہ سختی ناکام ہو جائے گی۔ حضور نے پورے جلال سے فرمایا:۔

یہ بات چلے گی اور لازماً چلے گی۔ یہ خدا کی بات ہے۔ یہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات ہے۔ یہ ہر قیمت پر چلے گی اور ہم اس کو ہر قیمت پر چلائیں گے۔ جب تک ہمارے اندر خون کا آخری قطرہ بھی باقی ہے اسے چلائیں گے اور یقیناً یہ بات چل کر رہے گی۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

مختصر رپورٹ

انتظامات جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

مکرمہ صفیہ عزیز صاحبہ منتظمہ جلسہ گاہ جلسہ سالانہ ـــــ ربوہ

حضور ایدہ اللہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مقرر شدہ منتظمات و نائبات جلسہ گاہ جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مؤرخہ ۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو لجنہ ہال میں منعقد کیا گیا اور مختلف شعبہ جات سے متعلق منتظمات کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ علاوہ ازیں ان ہدایات کو سائیکلو سٹائل کر کے بھی تقسیم کیا گیا۔ تمام کارکنات کی پہلی حاضری ۲۳ دسمبر کو جلسہ گاہ میں لی گئی اور ان کو ان کی منتظمات سے متعارف کرواتے ہوئے ڈیوٹی کی مخصوص جگہیں بتائی گئیں اور بیجز تقسیم کئے گئے۔ نیز اسی دن دفتر جلسہ گاہ کو جلسہ گاہ میں منتقل کیا گیا۔ ۲۴ دسمبر کو جمعۃ المبارک سے باقاعدہ ڈیوٹیوں کا آغاز ہوا اور کارکنات نے جلسہ گاہ پہنچ کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے صفوں کی درستگی اور نظم و ضبط کی بحالی کا کام سرانجام دیا۔ ۲۵ دسمبر صبح دس بجے تمام کارکنات کی دوبارہ حاضری لی گئی جس میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مدظلہا العالی نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر کارکنات کو ضروری ہدایات اور نصائح فرمائیں۔

دورانِ جلسہ تمام انتظامی امور تسلی بخش رہے اور ان کی انجام دہی میں مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ مکرمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ اور مرکزی دفتر کی مقرر شدہ کارکنات نے منتظمہ جلسہ سے بہت تعاون کیا۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بارش کی وجہ سے حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے بعد جلسہ کا پروگرام مسجد مبارک میں منعقد کیا گیا۔ مردانہ حصہ سے تقاریر نشر کرنے کا انتظام بروقت نہ ہو سکنے کی وجہ سے پروگرام میں شائع شدہ دو تقاریر کو نہ سنا جا سکا البتہ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب جلسہ گاہ مستورات اور مسجد مبارک میں سنوانے کا انتظام ہو گیا تھا۔ اس انتظام کی وجہ سے مستورات کی ایک بہت بڑی تعداد نے باوجود موسم کی خرابی کے بڑے سکون اور توجہ سے اپنے پیارے امام کے پُر معارف اختتامی خطاب کو سنا اور اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ الحمد للہ۔

شعبہ جات کی کارکردگی کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

شعبۂ تعداد شماری سات گیٹوں پر متعین کارکنات نے جلسہ گاہ میں تعداد شماری کا کام کیا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق دفتر جلسہ گاہ نے جو تعداد ریکارڈ کی وہ مندرجہ ذیل ہے۔

سن	تعداد اجلاس اوّل	تعداد اجلاس دوم
۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء	۶۱۲۰۰	۵۷۶۰۰
" ۱۹۸۱ء	۵۵۰۰۰	۵۳۵۰۰
۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء	۶۸۵۰۰	۶۷۲۰۰
" ۱۹۸۲ء	۶۷۱۲۳	۶۷۲۰۰
۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء	۱۱۰۰۰ (بوجہ بارش و تنگی جگہ)	
"	"	۷۱۶۰۰
" ۱۹۸۱ء	۶۰۵۰۰	۶۹۶۰۰

شعبۂ سٹیج و گیٹ سٹیج شعبۂ ہذا کی کارکنات کو دو وقتوں میں منقسم کیا گیا۔ اجلاس اوّل میں منتظمہ کے فرائض مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ اور اجلاس دوم میں مکرمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ نے سرانجام دیئے اور کارکنات نے اپنی منتظمات کی ہدایات کے مطابق ان کی نگرانی میں کام کیا۔ مکرمہ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ اور مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نے اناؤنسمنٹ کا کام کیا۔ گیٹ سٹیج کے تین راستوں پر مقرر شدہ کارکنات نے ٹکٹوں کی پڑتال کی۔

حلقہ خاص نمبر ۱، ۲ حلقہ خاص نمبر ۱ کی منتظمہ مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے اپنی دوسری منتظمہ اور کارکنات کے ساتھ مل کر اپنے حلقہ میں تمام قسم کے امور بڑے خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ حلقہ خاص نمبر ۲ کے انتظامات اصسال لجنہ کراچی کے سپرد تھے جنہوں نے اپنا تمام کام بڑے منظم طریق سے سرانجام دیا۔ مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ کراچی اور ان کی تمام کارکنات نے انتھک محنت اور لگن سے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا۔ آخری روز حلقہ خاص نمبر ۱ کی کارکنات نے جلسہ گاہ کے دونوں حلقہ جات کو سنبھالا جبکہ لجنہ کراچی کی کارکنات نے حلقہ مسجد مبارک میں انتظام کیا۔

(باقی)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

سوز و گداز کے عالم میں تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگ رہے ہوتے اور صحنوں کی سرخ بستہ زمین کو اپنے گرم آنسوؤں سے تر کر رہے ہوتے اور اپنی اس حالت میں اَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے۔ جلسہ کی یہ وہ عظیم الشان برکت ہے جو امسال بھی احباب کے حصہ میں بے حساب آئی۔

پھر امسال اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے نشان ظہور میں آئے جو سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ کے مصداق تھے۔ اقصائے عالم میں بسنے والی اقوام کے نمائندوں کے دلوں میں اشتعال شوق کا پیدا ہونا اور پھر ان کا زرِ کثیر خرچ کر کے ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے چلے آنا آفاق میں ظاہر ہونے والے نشانوں کو آشکار کر رہا تھا۔ اور پاکستان کے کونے سے احباب کا دیوانہ وار کھنچے چلے آنا اور سب کا ہی جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونا وَفِي أَنْفُسِهِمْ کی رُو سے خود ان کے اپنے وجودوں میں نشانوں کے ظہور پر دلالت کر رہا تھا اور زبانِ حال سے دنیا کو یہ باور کرا رہا تھا کہ آج وَمَا يَنْذُرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ کے یہی مصداق ہیں۔

امسال جلسہ سالانہ پر بعض نئے مہتم بالشان نشان بھی ظاہر ہوئے ان کا تذکرہ ہم آئندہ اشاعت میں کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے

خدا کی باتیں پوری ہو کے رہیں گی۔ خدا کا دین غالب آئے گا مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کی مہم میں ہمیں خدا کے فضل سے کسی قدر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء میں فرماتے ہیں۔

"دین اسلام کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑیگی وہ سب کچھ پیش کر دیں گے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رکے ہیں نہ رکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے جائیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اموال میں بیحد برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

• میرا بیٹا عزیزم عبدالکریم انور کچھ عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے حال ہی میں اس کی ریڑھ کی ہڈی میں زیادہ تکلیف ہو گئی ہے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے اپریشن تجویز ہوا ہے احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بیگم قریشی عبدالوحید صاحب گول بازار۔ ربوہ)

• عاجز کی آنکھوں کی بینائی کمزور ہے اور جسمانی کمزوری بھی لاحق ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

• خاکسار عرصہ دراز سے حادثہ کا شکار ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو چکا ہے طویل علالت کے باعث جسمانی کمزوری کی وجہ سے مختلف امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ آج کل ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر اس عاجز کو جملہ امراض اور کمزوریوں سے نجات دیکر کامل شفا بخشے۔ آمین

(شیخ محمد [illegible] جالندھری۔ منڈی مریدکے)

وقف جدید دفتر اطفال کے ضمن میں

مندرجہ ذیل اضلاع و مجالس نے فوری طور مرکزی ہدایات کے موافق کام شروع کر کے مرکز کو اطلاعات بھجوا کر قابلِ تقلید نمونہ چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ ان کے جملہ کارکنوں کے اخلاص میں اور برکت دے۔

اضلاع بدلاہور، نواب شاہ، حیدرآباد، گوجرانوالہ خیرپور، جہلم اور نیو ٹاؤن کراچی۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ وقف جدید دفتر اطفال

میری ناصرات بہنو؟

اپنے آپ سے اس سوال کا جواب مانگو کہ کیا آپ نے حضور کے ارشاد کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو ابھی جاؤ اور سیکرٹری صاحب مال کو چندہ وقف جدید جمع کروا کے پیارے اللہ جیالہ کی برکتوں کی وارث بنو۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ جلد ادا کرنے کی فضیلت

صحابہ کرامؓ قربانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور صاحب نصاب تو اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ ان کے مال پر کب سال ختم ہو کہ وہ اس کی زکوٰۃ ادا کریں بلکہ بعض اصحاب تو سال پورا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتے تھے اور سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے قبل بھی ادا کی جا سکتی ہے؟ تو آپؐ نے ان کو اجازت دیدی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اطفال الاحمدیہ توجہ کریں

آپ کی اس سہ ماہی کے مقابلے کا عنوان "ابنِ عربیؒ" ہے۔

ابن عربیؒ ایک دفعہ حلب میں گورنر کے عطا کردہ عالیشان مکان میں مقیم تھے کہ ایک فقیر انکے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ ابن عربیؒ کے پاس اس وقت دینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا تاہم انھوں نے اس کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیا اور اپنا عالیشان مکان اسے دے ڈالا۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

• والد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او سابق کرشن نگر لاہور۔ جو راولپنڈی میں میرے پاس رہائش پذیر تھے مختصر علالت کے بعد ۸ دسمبر کی صبح بوقت گیارہ بجے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۹ دسمبر کو حضور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونیکے دو بجے بعد از دوپہر بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے استدعا ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں۔

(محمود احمد انجینئر حلقہ صادق آباد۔ راولپنڈی)

• میری اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ۱۰ دسمبر کی رات کو ۱۲ بجے میو ہسپتال لاہور میں قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

بازیافتہ قمیص

ایک عدد قمیص مردانہ (نئی) جو کہ بارہ تیرہ سال کے بچے کی ہے جلسہ سالانہ کے قبل محلہ دارالصدر غربی سے ملی تھی۔ جس کی ہو نشانی بتا کر حاصل کریں۔

(عبدالستار محافظ خزانہ کوارٹر نمبر ۱۱ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم مجید احمد بشیر ایم ایس سی ٹیچر سلاگا (غانا) ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق استاذی المکرم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ نے مورخہ ۱۶ دسمبر کو مسجد مبارک میں عزیزہ قدوس بنت محترم عبدالمنان صاحب سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ نکاح کے وقت حضور پُرنور بھی از راہ شفقت تشریف فرما رہے اور دعا میں شرکت فرمائی۔

عزیزم موصوف محترم میاں حبیب اللہ صاحب مرحوم کا پوتا اور عزیزہ موصوفہ محترم میاں صدرالدین صاحب کی نواسی ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جماعت کے لیے خصوصاً اور ہر دو گھرانوں کے لیے عموماً بابرکت کرے آمین۔ (حنیف احمد محمود مربی جماعت احمدیہ برمنگھم)

کیا آپ!

• چندہ عام • حصہ آمد

• چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۲۶

مَیں مسعود احمد صاحب ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم۔ پیشہ ریلوے گارڈ۔ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن۔ بمقامی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مسعود احمد 3 HATHAWAY ROAD WEST CROYDON SURREY U.K لنڈن

گواہ شد ۱۔ سید بشیر احمد 26 COURTMOY ROAD لنڈن U.K.

گواہ شد ۲۔ سید منصور احمد 35 NOVA ROAD CROYDON CR0 2TA UK لنڈن

مسل نمبر ۲۵۱۲۷

مَیں مبارکہ شاہ زوجہ عبدالماجد شاہ صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈیانا امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ربوہ رقبہ ایک کنال مالیتی پچاس ہزار روپے -/۵۰،۰۰۰ Rs (۲) زیور طلائی تقریباً ۱۰ تولے (۳) حق مہر بذمہ خاوند آٹھ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مبارکہ شاہ 3-9-2 AIRPORT R.D INDIANA (امریکہ) W. LAFAYETTE

گواہ شد ۱۔ انعام الحق کوثر مبلغ U.S.A

گواہ شد ۲۔ عبدالماجد شاہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۸

مَیں مبشر احمد زاہد ولد مبارک احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ حال ٹوکیو جاپان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

مہر اقرار قانونی شرعی۔ مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰،۰۰۰ YEN ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد صاحب زاہد ابن مبارک احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال ٹوکیو جاپان۔

1-1 CASADE KURAMAE (جاپان) 3-21-1 KURAMAE, TAITOKO

گواہ شد ۱۔ عطاء المجیب راشد وصیت نمبر ۱۶۴۵۰

گواہ شد ۲۔ مغفور احمد منیب وصیت نمبر ۲۰۵۵۹

مسل نمبر ۲۵۱۲۹

مَیں شیخ مامون احمد ولد شیخ عبدالواحد صاحب قوم شیخ پیشہ آرکیٹیکٹ عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن المامون دارالصدر شمالی ربوہ حال آبادان نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) کوٹھی المامون دارالصدر شمالی رقبہ دو کنال مالیتی ۳۵ ہزار نائیرا (۲) بین بیڈروم فلیٹ حسن اسکوائر کراچی پاکستان مالیتی پندرہ ہزار نائیجیریا (۳) دو ایکڑ اراضی واقع چک نمبر ۱۱۶ مالیتی -/۳،۰۰۰ تحصیل کوجرہ (سوڈھی)

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰۰ روپے ماہوار بصورت آرکیٹیکٹ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ مامون احمد پرنسپل آرکیٹیکٹ منسٹری آف ورکس اینڈ ٹرانسپورٹ سیکرٹریٹ آبادان نائیجیریا

گواہ شد ۱۔ بشیر احمد صاحب ابن حکیم چوہدری ظفر احمد سرور۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نائیجیریا۔

گواہ شد ۲۔ محمد اجمل شاہد امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا۔

حقیقت پسندانہ بجٹ پیش کرنے والی مجالس انصاراللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جن مجالس نے اپنے بجٹوں میں اراکین کی صحیح سالانہ آمد درج فرمائی اور اس کے مطابق ادائیگی بھی کر دی ان کے چندہ مجلس کی فی کس اوسط (PERCAPITA) نکالی گئی۔ جن مجالس کا PERCAPITA مبلغ ایک سو روپے سے زائد ہے ان کی فہرست بمعہ PERCAPITA درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے تمام اراکین کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین۔

کراچی صدر کراچی 219۔ مارٹن روڈ کراچی۔ 14۔ عزیز آباد کراچی 131۔ ڈوگ روڈ کراچی 103۔ ناظم آباد کراچی 102۔ کوئٹہ 120۔ اسلام آباد غربی 139۔ اسلام آباد شرقی 134۔ واہ سیمنٹ فیکٹری 102۔ گوجر خاں 129۔ پاکستان جپ بورڈ جہلم 138۔ شاہ تاج شوگر ملز 147۔ چاہ بھاگووال ملتان 133۔ وہاڑی 119۔ مظفر گڑھ 201۔ حیدر آباد 135۔ نواز آباد ضلع حیدر آباد 119۔ بدین 101۔ کھوسکی 172۔ نواب شاہ 138۔ باندھی 262۔ قمر آباد نواب شاہ 107۔ گوٹھ امام بخش نواب شاہ 236۔ رحمان آباد نواب شاہ 238۔ مورو نواب شاہ 137۔ سانگھڑ 122۔ احمد پور سانگھڑ 103۔ سیمنٹ ورکس روہڑی سکھر 120۔ ڈھرکی سکھر 381۔ گدو بیراج جیکب آباد 205۔ دولم کاہلوں سیالکوٹ 120۔ وزیر آباد 153۔ 46 شمالی سرگودھا 102۔ میانوالی 151۔ بہاول پور 129۔ 102 فتح بہاول نگر 128۔ 206 مراد بہاول نمبر 109۔ قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ۔

منزل بہ منزل آگے ہی آگے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

"میرا تجربہ یہ ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ اور اس کا قدم پہلے سال کی نسبت آگے ہی آگے بڑھے گا" (بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے ہوئے دیکھئے کہ آپ نے چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیا ہے؟ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت۔ عہدیداران جماعت خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے عارضی وقف سے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی۔ امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں۔ تا زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی) کے پیش نظر اور خدمت اسلام کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر حصہ پیش کریں۔ (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء صـ۳)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت اور احباب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا مالی سال اگرچہ ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن احباب کی سہولت کے لیے ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی رقوم سال ۱۹۸۲ء میں شمار ہوں گی۔

ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک بقایا ہے ان سے درخواست ہے کہ ان ایام سے فائدہ اٹھائیں اور وقفِ جدید کی وصول شدہ رقوم ۱۵ جنوری ۸۳ء تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

انگریزی دان احباب متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جلسہ سالانہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں تراجم کروانے کا پروگرام ہے جو احباب اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں وہ مہربانی فرما کر اولین فرصت میں وکالت تبشیر کو آگاہ فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل التبشیر)

دعائے مغفرت

• میری والدہ محترمہ ہدایت بی بی اہلیہ نور محمد صاحب موضع پنڈ بیگووال اسلام آباد جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے ربوہ آئی تھیں کہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں دعا کے لیے گئیں۔ وہاں سے واپس آتے ہوئے اڈہ بس ربوہ پر ایک ٹرک کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گئیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا لیکن آپ ۲۵ دسمبر کو نماز عصر کے قریب ہسپتال میں ہی اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ۲۶ دسمبر کو نماز مغرب و عشاء از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی اور ان کی تدفین قبرستان عام میں ہوئی۔

میری والدہ بڑی شفیق ماں نیک اور پارسا عورت اور غریب پرور تھیں۔ ان کے اوصاف میں سے ایک خاص وصف یہ تھا کہ عمر بھر کسی سے تلخ کلامی کے ساتھ پیش نہیں آئیں۔ بلکہ ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرتی تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔

احباب جماعت اور بزرگان دین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مجھے اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد العزیز بھٹی
موضع پنڈ بیگو وال اسلام آباد

احباب اک نظر اِدھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان

کے

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی

حکیم انوار احمد جان ابن
حکیم نظام جان چوک گنبد گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ مربیانِ سلسلہ احمدیہ اور عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو اُن میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے تازہ ارشادات

۱۔ تحریک جدید وہ عظیم الشان تحریک ہے جس کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل پڑی۔

۲۔ میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل قیامت تک جاری رہے اور اسلام کی خدمت کرنیوالوں کے نام قیامت نہ مٹنے پائیں۔

۳۔ دفتر اول اور دفتر دوم کی آئندہ نسلیں عہد کریں کہ وہ ان کی طرف سے اپنے بزرگوں کی قربانیاں جاری رکھیں گے۔ اس طرح ان کے بزرگ فوت ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک ہمیشہ ہمیش کے لئے فعال شکل میں زندہ نظر آئیں گے۔

۴۔ دفتر سوم کی طرف سے غفلت برتی گئی ہے۔ اس دفتر میں پاکستان میں بھی اور غیر ممالک میں بھی بہت وسیع گنجائش موجود ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

راولپنڈی کے احباب کے لیے ضروری اعلان

بعض حالات کی بناء پر راولپنڈی کی ایجنسی مجبوراً بند کر دی گئی ہے اس لیے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو دوست وہاں لوکل ایجنٹ سے پرچہ لیا کرتے تھے وہ آئندہ دفتر الفضل سے رابطہ پیدا کریں اور وہاں سے اخبار جاری کروائیں۔

سالانہ چندہ	۱۲۵/- روپے	ششماہی چندہ	۶۴/- روپے
سہ ماہی "	۳۳/- "	خطبہ نمبر	۳۵/- "

(مینیجر الفضل ربوہ)

برائے فروخت

بہترین حالت میں عمارتی فرنیچر کونٹر، الماری خشک فروٹ، زگ زیگ سلائی مشین۔

منجانب: جنرل آرڈر سپلائرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

ربوہ شاک محل
چوک ریلوے روڈ ربوہ

غرارہ سیٹ، ساڑھیاں، سوٹ کڑھائی والے ریشمی سوتی اونی شالیں
ریشمی و سوتی ہر قسم کا کپڑا خصوصی رعایت پر خریدیں